محمد رفیق اثری☆

حرمت رسول ﷺ کے تقاضے

یہ کائنات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تخلیق ہے اور اسی نے انسان کو اس زمین میں آباد کیا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حق ہے کہ سب بندے اس کے آگے جھکیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إن حق الله على العباد أن يعبدوه ولا يشركوا به شيئا الحديث»

[صحیح البخاری:۲۸۵۶ صحیح مسلم:۳۰]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [الذاریت:۵۶]

''میں نے جن اور انسانوں کی تخلیق اس لئے کی ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

اور اسی مقصد کے لئے ان میں انبیاء اور رسل علیہم السلام مبعوث فرمائے۔ ارشاد ہے:

﴿فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [البقرة:۳۸]

''کائنات کے خالق و مالک کے قاصدوں کی بغاوت اس کی بغاوت ہے اور پیغام پہنچانے والے رسول کی توہین مرسل مالک کی توہین ہے۔''

جب بھی ایسا ہوا مالک کائنات اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے گرفت کی اور بہت سی اقوام کو اسی وجہ سے صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ ارشاد ہے:

﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ﴾ [الأنعام:۱۰]

''آپ سے پہلے بھی کئی رسولوں سے استہزا کیا گیا پھر جن لوگوں نے ان پیغمبروں سے استہزا کیا ان کو عذاب نے آگھیرا۔''

محمد رسول اللہ ﷺ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ سب انسانوں پر بلا امتیاز لازم ہے کہ آپ کے پیغام حق کو سنیں اور آپ ﷺ کی ذات کو وہ مقام دیں جس کے وہ رب العلمین کے قاصد و رسول ہونے کی حیثیت سے مستحق ہیں۔ اگر کوئی قوم یا فرد محض عناد وضد کی وجہ سے ان کے پیغام کی تحقیر کرے اور ان کی ذات پر کیچڑ اچھالے تو دنیا کے سب مہذب اور غور وفکر کرنے والے انسانوں کی ذمہ داری ہے کہ ان کی زبان کاٹ دیں اور ان کے ہاتھ روکیں ورنہ ان کو بھیجنے والے کی ناراضگی کسی بھی انداز میں نازل ہو سکتی ہے۔ اقوام نوح، صالح، شعیب اور لوط علیہم السلام کا حشر سب کو معلوم ہے۔ جہاں تک اُمت مسلمہ کا تعلق ہے ان کی ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے کہ رب کائنات نے انہیں 'اُمت وسط' قرار دیا ہے اور یہ شہادت حق کے داعی اور مناد مقرر ہوئے ہیں، ان کے دلوں کی گہرائیوں میں جب تک رسول اللہ ﷺ کی محبت نہیں ٹھہرتی خود کو مومن اور مسلم کہلانے کا استحقاق نہیں رکھتے۔

☆ شیخ الحدیث دار الحدیث المحمدیۃ، جلال پور پیر والا، ملتان

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

«لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين»

''تم میں کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہے جب تک میری محبت اس کے دل میں اپنے والد، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو'' [صحيح البخاري:١٥، صحيح مسلم:٤٤]

مگر بالعموم انہیں اپنی اس حیثیت کا علم نہیں ہے جبکہ انہی پر لازم ہے کہ انسانیت کے تحفظ اور اصلاح و درستی کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مقررہ کردہ نظام کے داعی محمد رسول اللہ ﷺ کی حرمت وعزت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ یہ ان کے ایمان کا تقاضا ہے اور شرف انسانیت کے تحفظ کے لئے ضروری ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شاتم رسول (ﷺ) کعب بن اشرف اور گستاخ ابورافع یہودی کو کیفر کردار تک پہنچانا تاریخ میں محفوظ ہے۔ ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کا اپنی مشفق اور مہربان جیون ساتھی کو اس کی بدگوئی بحضور رسالت مآب ﷺ کی وجہ سے جہنم رسید کرنا بھی سب جانتے ہیں، دو جان نثار بچوں کا ابوجہل شاتم رسول کو قتل کرنا ہماری تاریخ اسلام میں معروف ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہوا اور اس کا تعلق مدنی زندگی سے ہے۔ ابولہب اور اس کی بیوی اور ایک بدمست نوجوان مشرک نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کا ارتکاب کیا تو رب کائنات نے قرآن مقدس میں شدید الفاظ میں ان کی مذمت کی اور رہتی دنیا تک یہ اعلان فرما دیا کہ ایسے بدبخت انسانوں کا انجام کیا ہے۔

یہ مکی دور زندگی کی بات ہے جبکہ فتح مکہ کے موقع پر عام مشرکوں اور بدترین مخالفوں کو « لا تثريب عليكم اليوم » فرما کر معاف کر دیا جبکہ آپ کی شان میں گستاخی کرنے والے چند افراد کے قتل کا حکم فرمایا چاہے وہ کعبۃ اللہ کے غلاف میں ہی کیوں نہ چھپے ہوں۔

مسلم اُمہ کسی بھی انداز میں اس سے صرف نظر نہیں کر سکتی، اس سلسلے میں ہمارے کچھ کرنے، سوچنے اور غور وفکر کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان وجوہ کا جائزہ لیں جس کے نتیجے میں بدبختوں کو یہ استہزائی خاکے شائع کرنے کی جرأت ہوئی ہے۔

پھر یہ استہزائی توہین آمیز خاکے ہمیں دعوت فکر دیتے ہیں کہ ان امور کے بارے ہم علمی انداز میں دنیا کو بتائیں کہ جنہیں تم استہزا کے طور پر لے رہے ہو اس کی گہرائی میں جاؤ اور اصل حقیقت پر نظر ڈالو تو اس میں انسانیت کے لئے خیر وبرکات کی ہزار ہا توجیہات موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں یہود نے لفظ 'راعنا' سے توہین کا انداز اختیار کرنا چاہا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم یہ لفظ نہ کہو جس کے غلط استعمال سے رسول اللہ ﷺ کے بارے استخفاف وتحقیر کا پہلو نکالا جا سکتا ہے بلکہ اس کے بجائے 'انظرنا' کہو۔ یہود نے 'السلام علیکم' کے بین الاقوامی پیغام امن وصلح کے لفظ کو 'السام علیکم' کی بددعا میں بدلنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے صرف 'وعلیکم' فرما کر ان کی تدبیر ناکام فرما دی۔ نیز اغیار اور دشمنوں کا یہ انداز ہمیں مجموعی طور پر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ بھی کرتا ہے کہ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ اہل اسلام میں بے حسی حد سے بڑھ گئی ہے ورنہ خبیث مزاج انسانوں کو اس کی جرأت نہ ہوتی، ہمیں چاہئے کہ اپنے دلوں میں داعی اسلام ﷺ کی سنت وسیرت کے ساتھ وہ محبت وجذبہ پیدا کریں کہ ان کے بارے کسی کو بکواس کی جرأت نہ ہو۔ ہمارے لئے خیر کا یہی پہلو موجود ہے کہ اس طرح اُمہ کے بیدار ہونے کے وسیع مواقع حاصل ہوں گے۔

یاد رہے، محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت اور ایمان کا تقاضا ہے کہ کوئی بھی شخص اس وقت تک مسلم ومومن کہلانے کا استحقاق نہیں رکھتا جب تک آپ ﷺ کے ساتھ تمام انسانوں حتیٰ کہ اپنے آپ سے بھی زیادہ محبت نہ کرے۔ اس محبت کی خوشبو ہی انسان کو اس عظیم ہستی کے عالی مقام کی پہچان کراتی ہے اور رب کائنات سبحانہ وتعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی نوید دیتی ہے۔ پوری اُمت میں اس فہم وشعور کو زندہ کرنے اور قائم ودائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ جس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایسے بدبخت بدکردار ممالک کے ساتھ سوشل بائیکاٹ کرے جو ایسی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ نے قبول اسلام کے بعد یمامہ کے گورنر کی حیثیت سے مشرکین مکہ کا تجارتی بائیکاٹ کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کا حکم آنے تک اسے جاری رکھا تا آنکہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہو کر اسے ختم کرنے کی درخواست کی اور آپ ﷺ نے ثمامہ رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم ارشاد فرمایا۔ ہمیں چاہئے کہ یکجہتی، دین سے تعلق اور علم وعمل میں دُرستی اور استحکام پیدا کریں تاکہ طاغوتی یلغار کا مقابلہ کیا جاسکے۔

***

فریاد

یورپی اقوام ہیں، ساری کی ساری بے حیا!
ہم مسلمانوں کے دل کو ٹھیس پہنچاتے ہیں جو
تیرے محبوبؐ مکرم کی کریں توہین جو
جن کے ہاتھوں نے تخلیق کیے یہ خاکے برے
یہ مسلماں جو ترے محبوبؐ کی اُمت میں ہیں
ہر طرف سے ان مسلمانوں پہ کیوں یلغار ہے؟
ان مسلمانوں کی یاربؐ! آج تو فریاد سن

اے خدا! ان کو چکھا ان کے عمل کا مزا
ان ستم گاروں کو اپنے قہر سے کر آشنا!
ان زبانوں کو خدایا کیوں نہیں تو کاٹتا؟
دے سزا ان کو اسی دنیا میں اے ربِ علیٰ
انکے دل ٹوٹے ہوئے ہیں دیکھ کر یہ سلسلہ
کیوں لعینوں کافروں کو تو نہیں ہے ڈانٹتا
کوئی پہلو تو نکلنا چاہیے تسکین کا!

[سجاد مرزا]